(1962_1_836_844)



10اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

# پٹنیدی رودرایا

# بنام

# ویلوگوبنٹلا وینکیا اور دیگران

(کے سبھاراؤ، رگھوبر دیال اور جے آر، مدھولکر، جسٹسز)

آسانیا۔ نکاسی آب کا قدرتی حق۔ دریائی مالک کے حقوق۔ اگر پانی کے قدرتی بہاؤ کو روک سکتے ہیں۔قدیم زمانے سے ہونے والا واقعہ۔معنی۔ انڈین ایزمنٹ ایکٹ، 1882 (5 آف1882)، دفعات 7،11۔

جواب دہندگان 1اور 2نے اپنی زمین پر ایک بند تعمیر کیا اور اپنی زمینوں کو واکا ڈا نالے کے سیلابی پانی سے بچانے کے لئے خندقیں کھودیں۔اس کے نتیجے میں، نارتھرلی سمت میں اپیل کنندہ کے کھیت سے بہنے والا سیلابی پانی کوئی راستہ تلاش نہیں کرسکا اور اس کی زمین پر جم گیا جس سے اس کی فصلوں کو نقصان پہنچا۔درخواست گزار نے اپنی زمین پر گرنے والے یا اس پر حملہ آور ہونے والے تمام پانی کے شمال کی سمت میں نکاسی آب کے حق کی بنیاد رکھی، نہ کہ اونچی زمین کے مالک کے قدرتی حق پر کہ وہ نچلی زمینوں پر گرنے والے پانی کی نکاسی کرے۔مندرجہ ذیل عدالتوں نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ پایا کہ درخواست گزار کی زمین کا سیلاب غیر معمولی، غیر معمولی یا کبھی کبھار نہیں تھا بلکہ ایک ایسا واقعہ تھا جو ہر سال معمول کی نوعیت میں پیش آتا تھا، اور قدیم زمانے سے ہو رہا تھا، ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ کھیتوں میں سیلاب قدیم زمانے سے وقفے وقفے سے رونما ہونے والا واقعہ نہیں تھا بلکہ کچھ غیر معمولی تھا اور پانی سب کا مشترکہ دشمن تھا۔ مدعا علیہ نمبر 1اور 2 کو بندوں کی تعمیر اور خندق کھودنے میں ان کے حقوق حاصل

تھے۔سوال یہ تھا کہ کیا کسی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی قدرتی سمت میں پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کرے۔

کہا جا سکتا ہے کہ ایک ''واقعہ'' قدیم زمانے سے ہو رہا ہے اگر یہ پہلی بار رونما ہونے والی تاریخ کسی انسان کی یاد میں نہیں تھی یا قدیم زمانے کی دھند میں ڈھکی ہوئی تھی۔ جہاں عدالت دستیاب شواہد کی بنیاد پر اس واقعے کے آغاز کا صحیح سال طے کرنے سے قاصر تھی، تو مناسب نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ واقعہ قدیم زمانے سے رونما ہوا تھا۔

مزید برآں، یہ کہ دریائی مالک کے پاس واحد حق یہ ہے کہ وہ غیر معمولی سیلاب سے خود کو محفوظ رکھے، لیکن پھر بھی وہ اس کے قدرتی راستے کے ساتھ ندی کے بہاؤ کو روکنے کا حق دار نہیں ہوگا۔ جب نچلی زمین کا مالک ایک باندھ بنا کر پانی کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ ڈالتا ہے تو وہ اس پانی کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ پانی صرف بارش کا پانی نہیں تھا، بلکہ سیلاب کا پانی ایک قسم کا تھا جس کے لئے وقتاً فوقتاً اونچی زمین کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

موجودہ معاملے میں مدعا علیہان 1 اور 2 کی طرف سے تعمیر کردہ بند اور کھودی گئی خندقیں سیلاب کے پانی کے جمود کا سبب بن رہی ہیں جو ایک غلط عمل ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار : 1958 کی دیوانی اپیل نمبر 2۔

مدراس ہائی کورٹ کے 18 دسمبر 1953 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1949 کی دوسری اپیل نمبر 24 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے بھیما شنکرم اور ٹی وی آر تاتاری۔

جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 کے لئے کے بی چودھری۔

10 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس مدھولگر : یہ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی اپیل ہے جس میں درج ذیل دونوں عدالتوں کے احکامات کو رد کرتے ہوئے دوسری اپیل کی گئی ہے۔

مدعی جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہے وہ گاؤں یمولاوڈا کے سروے نمبر 159 کا مالک ہے جبکہ مدعا علیہ 1 اور 2 سروے نمبر 159 کے شمال اور اس سے ملحقہ سروے نمبر 158 کے مالک ہیں۔ مدعا علیہ نمبر 3 سروے نمبر 158 کے شمال میں واقع ایک کھیت کا مالک ہے۔ سروے نمبر 159 کے جنوب میں سروے نمبر 160 مدعی کے بھائی کا ہے۔ اس میدان کے بالکل آگے اور جنوب میں ایک "متوازی نالہ" ہے، جس میں واکاڈا نالے کا پانی بہہ رہا ہے، اور تولیا بھاگا نالہ دونوں مغرب سے مشرق کی طرف چلتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ متوازی نالہ ایک مصنوعی نالہ ہے جبکہ تولیا بھاگا ایک قدرتی نالہ ہے۔ متوازی نالہ سروے نمبر 150 کے مشرقی سرے پر سروے نمبر 160 کے مشرق میں تقریبا دو فرلانگ کے فاصلے پر اچانک ختم ہوتا ہے۔

مدعی کے مطابق سروے نمبر 160 اور 159 پر گرنے والا بارش کا پانی سروے نمبر 158 کے اوپر شمالی سمت میں بہہ جاتا ہے اور پھر نقشے میں دکھائے گئے نالے میں داخل ہو جاتا ہے۔ عام دنوں میں اس نالے کا پانی جنوب کی طرف بہہ جاتا ہے اور تولیا بھاگا نالے میں خود کو خالی کر دیتا ہے۔ مقدمہ کے نفاذ سے کچھ عرصہ پہلے مدعا علیہان 1 اور 2 نے اپنی زمین پر مشرق سے مغرب تک ایک بند تعمیر کیا تھا۔ کمشنر کے مطابق، اس کی اونچائی 3 اور 8 کے درمیان ہوتی ہے اور اس کی چوڑائی تقریبا 16 ہے۔ کمشنر نے اس کی لمبائی 1580 بتائی ہے۔ بظاہر بند ایک مستقل نہیں ہے اور اس میں کچھ خلا ہیں۔ مدعا علیہان نے باندھ کے جنوب میں تقریبا 5 انچ چوڑائی اور گہرائی میں 2 سے 4 کے درمیان کئی خندقیں کھودی تھیں۔ یہ خندقیں ایک پیدل راستے پر چلتی ہیں جو پارٹیوں کے کھیتوں کو الگ کرتی ہے۔ مدعی کی شکایت یہ ہے کہ مدعا علیہان 1 اور 2 نے جو کچھ کیا ہے اس کے نتیجے میں اس کے کھیت سے شمال کی سمت میں بہنے والا سیلابی پانی کوئی راستہ تلاش نہیں کر سکتا ہے اور اس کی زمین پر جم جاتا ہے جس سے اس کی فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مزید برآں، ان کے مطابق گڑھوں کی کھدائی کے نتیجے میں فٹ پاتھ سے متصل ان کی زمین کی سطح آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں ان کے کھیت کی اوپری مٹی بہہ رہی ہے۔ لہٰذا انہوں نے درخواست کی کہ مدعا علیہان کو خندقوں کو بھرنے اور ان کی طرف سے اٹھائے گئے بندوں کو منہدم کرنے کی ہدایت دینے کے لیے لازمی حکم امتناع جاری کیا جائے۔ مدعی اپنی زمین پر گرنے والے یا حملہ آور ہونے والے تمام پانی بشمول سیلاب کے پانی کی نکاسی کے حق کا دعویٰ کرتا ہے۔

پہلے دو مدعا علیہان کا دفاع یہ تھا کہ زمین دراصل شمال سے جنوب کی طرف ڈھلتی ہے، بارش کا پانی اور سیلاب کا پانی قدرتی طور پر شمال سے جنوب کی طرف بہہ جاتا ہے اور مدعی کی شکایت مکمل طور پر خیالی ہے۔ وہ قدیم صارف کے وجود سے انکار کرتے ہیں جس پر مدعی نے اپنا مقدمہ قائم کیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ مدعی کی زمین پر سیلاب کا پانی جم جاتا ہے۔ ان کے مطابق، یہ اس گاؤں کے فسادات کی وجہ سے واکاڈا نالے میں کچھ وینٹس کو بند کرنے کا نتیجہ تھا، جس کے نتیجے میں بھاری بارش کے دوران اس نالے میں جمع ہونے والا پانی اپنا قدرتی راستہ تلاش نہیں کر پاتا اور مدعی سمیت متعدد لوگوں کی زمینوں میں سیلاب آجاتا ہے۔ مدعا علیہان کی جانب سے تعمیر کیا گیا بند ان کے مطابق واکاڈا نالے کے سیلابی پانی سے اپنی زمینوں کو زیر آب آنے سے بچانے کے لیے تھا اور مدعی کے لیے کھلا تھا کہ وہ اپنے کھیت میں مناسب مقامات پر ڈیم تعمیر کر کے ایسا ہی کرے اور اس طرح واکاڈا نالے کے سیلابی پانی کو واپس رکھے۔

مندرجہ ذیل دونوں عدالتیں حقائق کے مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچی ہیں:

(1) زمین شمال کی سمت میں ڈوبتی ہے۔

(2) یہ کہ میدان نمبر 158، 159 اور 160 سمیت متعدد کھیت مشرقی اور مغربی سرحدوں کے ساتھ اونچائی کے ساتھ ایک قسم کے بیسن میں واقع ہیں جس میں ہر طرف سے نکاسی آب اور بارش کا پانی جمع ہوتا ہے۔

(3) عام طور پر بیسن میں آنے والی زمینوں کے اضافی پانی کے ساتھ ساتھ بیسن میں زمین پر گرنے والے بارش کے پانی کو شمال سے نکالا جاتا ہے اور پھر اس کا راستہ نکاسی آب کے چینل ای ای میں تلاش کیا جاتا ہے جو شمال سے جنوب کی طرف چلتا ہے اور اسے تولیا بھاگا نالے میں بہا دیتا ہے۔

(4) جب بھی شدید بارش کی وجہ سے تولیا بھاگا نالہ بہہ جاتا ہے تو بیسن میں جمع ہونے والا سیلابی پانی چینل ای ای سے نہیں بہہ سکتا اور شمال کی سمت میں کونگوڈ و چینل نامی دوسرے چینل کی طرف بہہ جاتا ہے اور یہی کچھ قدیم زمانے سے ہو رہا ہے۔

(5) جب بھی شدید بارش ہوتی ہے تو واکاڈا نالہ پھول جاتا ہے اور سیلاب سروے نمبر 153 سے 160 تک پانی آتا ہے۔

(6) یہ کہ یہ قدیم زمانے سے ہو رہا ہے اور مدعا علیہ کی یہ دلیل درست نہیں ہے کہ یہ حالیہ دنوں میں کی گئی کسی چیز کی وجہ سے ہے۔

(7) غیر معمولی سیلاب کی وجہ سے درخواست گزار کی زمین کا شمال کی طرف پانی کے مزید بہاؤ میں ڈوبجانا غیر معمولی، غیر معمولی یا کبھی کبھار نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ہر سال فطرت کے معمول کے مطابق ہوتا ہے۔

تاہم ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ واکاڈا نالے میں سوجن کی وجہ سے کھیتوں نمبر 153 سے 160 تک کا سیلاب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو قدیم زمانے سے ہو رہی ہے بلکہ سال 1924 کے بعد سے ہو رہی ہے کہ ان زمینوں کا سیلاب کوئی عام اور قدرتی واقعہ نہیں تھا بلکہ کچھ غیر معمولی تھا اور پانی سب کا مشترکہ دشمن ہے۔ مدعا علیہان 1 اور 2 کو بندوں کی تعمیر اور خندق کھودنے میں ان کے حقوق حاصل تھے۔ ہائی کورٹ کے مطابق مدعی کو مدعا علیہان کو وہ اقدامات اٹھانے سے روکنے کا کوئی حق نہیں ہے جو وہ اٹھا رہے ہیں اور یہ کہ پڑوسی کی زمین پر سیلاب کا پانی بہنے کی اجازت دینے کا رواج اب تک قائم نہیں ہوا ہے۔
ہم یہاں یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے دراصل اپیلیٹ کورٹ سے کچھ اضافی نتائج طلب کیے تھے اور اٹھائے گئے سوالات میں سے ایک یہ تھا کہ کیا مدعی کی دلیل کے مطابق کوئی دیرینہ صارف تھا جس نے واکاڈا نکاسی آب کا پانی مخصوص مقامات سے باہر چھوڑ دیا تھا۔ اس نتیجے پر پہنچتے ہوئے کہ مدعی اپنے کھیت سے سیلابی پانی کی نکاسی کے حق کے حوالے سے مدعا علیہان کو دیرینہ صارف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے، ہائی کورٹ نے اس نکتے پر نچلی اپیلیٹ عدالت کے واضح فیصلے کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہائی کورٹ کے ذریعہ اپنائے گئے کورس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

اپنے فیصلے کے پیراگراف 17 میں اس نے اس طرح مشاہدہ کیا ہے:

انہوں نے کہا، یہ ثبوت وں کی بنیاد پر اچھی طرح سے ثابت ہے کہ قدیم زمانے سے سیلاب کے پانی کے ساتھ ساتھ اضافی پانی، اور واکاڈا اور ویمولاوڈا کا پانی، سبھی اس جھولے یا بیسن کے ذریعے شمال کی طرف جمع ہوتے ہیں اور شمال کی طرف بہہ جاتے ہیں، جس میں مناسب زمینیں واقع ہوتی ہیں، جب تولیا بھاگا میں پانی کی سطح ایسی ہوتی ہے کہ اس میں اس طرح کے پانی کے بہاؤ کو قبول نہیں کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے سے یہ رواج رہا ہے کہ مذکورہ پانی، ایسے حالات میں، مدعی کے کھیتوں سے شمال کی طرف مدعا علیہان کے کھیتوں کے اوپر اور اس سے آگے کے کھیتوں کی طرف جاتا ہے۔

ریمانڈ کے بعد نچلی اپیلیٹ عدالت نے اپنے فیصلے کا اعادہ کیا اور اپنے نتائج کے پیرا 14 میں درج ذیل مشاہدہ کیا:

" ریکارڈ پر موجود ثبوتوں اور ان وجوہات کی بنا پر جو میں نے اوپر دی ہیں، میری رائے ہے کہ زبانی ثبوت کسی بھی طرح ناکافی ہیں، لیکن دستیاب شواہد اور کیس کے امکانات پر اور پی ڈبلیو 4 کے شواہد اور مقامی ڈرین نمائش پی - 4 کی موجودگی کے واضح اشارے پر انحصار کرتے ہوئے، مجھے پتہ چلتا ہے کہ واکاڈا نالے کا پانی متوازی نالے میں اور ای ای او ر پی کے ذریعے کم از کم سال 1920 کے آس پاس سے کافی لمبے عرصے سے تو لیا بھاگا نالے میں جار ہا تھا۔

اس سے پہلے اپنے حکم میں نچلی اپیلیٹ کورٹ نے کہا تھا:

" میرے خیال میں متوازی نالہ کم از کم سال 1924 سے موجود ہونا چاہئے تھا، اگر اس سے کئی سال پہلے نہیں"۔

اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ نظر ثانی شدہ فیصلے میں بھی اپیلیٹ کورٹ اس رجحان کے آغاز کا صحیح سال طے نہیں کر سکی ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں دستیاب شواہد کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ واقعہ قدیم زمانے سے معلوم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک واقعہ قدیم زمانے سے ہو رہا ہے جب اس کے آغاز کی تاریخ انسان کی یاد میں نہیں ہوتی یا اس کے آغاز کی تاریخ قدیم زمانے کی دھند میں ڈھکی ہوئی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نچلی اپیلیٹ عدالت نے اپنے فیصلے میں 1920 اور 1924 کا حوالہ دیا ہے لیکن اس نے یہ نہیں کہا ہے کہ یہ رجحان پہلی بار 1924 یا 1920 میں دیکھا گیا تھا۔ اس سے یہ بالکل واضح ہو گیا ہے کہ یہ واقعہ ان سالوں میں ہو رہا تھا اور یہ اس سے پہلے کئی سالوں سے ہو رہا ہوگا۔

مدعی کے دعوے کی بنیاد اونچی زمین کے مالک کا یہ فطری حق نہیں ہے کہ وہ اپنی زمین پر گرنے والے پانی کو نچلی زمینوں پر پھینک دے بلکہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ یہ حق مدعا علیہان 1 اور 2 کی زمین کے حوالے سے قدیم زمانے سے استعمال کیا جا رہا تھا۔ نچلی اپیلیٹ کورٹ کے اس نکتے پر ان کے حق میں ہونے کی حقیقت کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کا مقدمہ ضرور کامیاب ہونا چاہیے۔

ہائی کورٹ نے کچھ انگریز فیصلوں کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ پانی مشترکہ دشمن ہونے کی وجہ سے زمین کے ہر مالک کو اس سے خود کو بچانے اور خاص طور پر سیلاب جیسے غیر معمولی واقعے کی تباہ کاریوں سے خود کو بچانے کا حق حاصل ہے۔ کچھ معاملات جن پر ہائی کورٹ نے انحصار کیا ہے وہ دریائی مالکان کے حقوق سے متعلق ہیں اور اس طرح سختی سے مناسب نہیں ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ کی رائے ہے کہ سیلاب، جس کے نتیجے میں مدعی اور مدعا علیہان کو نقصان پہنچتا ہے، ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ یہاں ایک بار پھر ہائی کورٹ نے غلطی کی ہے کیونکہ نچلی اپیلیٹ کورٹ نے پایا ہے کہ یہ سیلاب ایک عام واقعہ تھا۔ جہاں کوئی حق انڈین ایزمنٹس ایکٹ، 1882 (1882 کا 5) کی دفعہ 7 کی مثال (1) پر مبنی ہے، تو اونچی زمین کا مالک اپنے ذریعہ حاصل ہونے والے سیلاب کے پانی کو بھی نچلی زمین پر منتقل کر سکتا ہے، کسی بھی قیمت پر جہاں سیلاب ایک عام بات ہو یا علاقے میں وقفے وقفے سے واقع ہو۔ ہائی کورٹ نے پانی اور زمین کی نکاسی کے بارے میں کولسن اور فوربز کے ایک اقتباس اور نیلڈ بمقابلہ کیس کے فیصلے کے ایک اقتباس کا حوالہ دیا ہے۔ لندن اور نارتھ ویسٹرن ریلوے اپنے نتائج کی حمایت میں۔ کولسن اینڈ فوربز کے اقتباس میں کہا گیا ہے کہ زمین کے مالک کو سیلاب کے پانی کو اپنے پڑوسی کی جائیداد میں منتقل کرنے کے لئے فعال اقدامات نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں، مدعا علیہان 1 اور 2 کی طرف سے تعمیر کیا گیا ڈیم مدعی کی زمین سے نیچے مدعا علیہ کی زمین تک جانے والے سیلاب ی پانی کو روکتا ہے اور لہذا یہ راستہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی حمایت نہیں کرتا ہے۔ نیلڈ کے کیس (2) میں فیصلہ مزید "مشترکہ دشمن" کے نظریے پر مبنی ہے۔ اس معاملے میں بھی کچھ مشاہدات ہیں جو ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہوں گے۔ مثال کے طور پر: "جہاں قدرتی پانی کا قدرتی راستہ موجود ہو، وہاں کسی کو بھی اپنے مقاصد کے لیے اسے کم کرنے کا حق نہیں ہے، اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو شاید وہ کسی قابلیت کے ساتھ، اس کے عمل سے زخمی ہونے والے ہر شخص کے لئے ذمہ دار ہے، چاہے وہ پانی کہاں سے بھی آئے۔ ظاہر ہے، اس معاملے میں عدالت قدرتی آبی راستے کے ساتھ بہنے والے پانی سے نمٹ رہی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی قدرتی سمت میں پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کرے۔ اب اونچی زمین پر موجود پانی کو نچلی زمین پر کشش ثقل کی قوت کے ذریعے چلنا ہوگا۔ جہاں نچلی زمین کا مالک ایک باندھ بنا کر پانی کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ ڈالتا ہے تو وہ اس پانی کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ ڈال رہا ہوگا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ پانی صرف بارش کا پانی نہیں ہوتا بلکہ سیلاب کا پانی ہوتا ہے بشرطیکہ سیلاب اس قسم کا ہو جس کا سامنا وقتاً فوقتاً اونچی زمین کو کرنا پڑتا ہے۔

انگلستان میں کمشنرز آف سیورز کی نگرانی میں پورے ملک میں مشترکہ نالوں کی جلد توسیع نے سطحی پانی کے بہاؤ کے حقوق پر بحث کو غیر ضروری بنا دیا ہے اور اس وجہ سے، اس سوال پر کوئی جدید فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن پرانی مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ عام قانون کی حکمرانی وہی نظر آتی ہے جو شہری قانون کے تحت ہے۔ گورنسے میں پیدا ہونے والے ایک معاملے میں پریوی کونسل نے اس جزیرے پر شہری قانون کی

حکمرانی کا اطلاق کیا ہے۔ یہ عام قانون کے ذریعہ اپنایا گیا ہے یہ نیلسن بمقابلہ واکر کے فیصلے سے ظاہر ہوگا۔

ڈومت کے مطابق شہری قانون کی حکمرانی کا حوالہ فرنہم کی کتاب واٹر اینڈ واٹر رائٹس جلد اول کے صفحہ نمبر 2586 پر اس طرح دیا گیا ہے:

"اگر پانی کو ایک زمین سے دوسری زمین تک ریگولیٹ کیا جاتا ہے، چاہے وہ جگہ کی نوعیت ہو، یا کسی ضابطے کے ذریعہ، یا کسی لقب سے، یا کسی قدیم ملکیت کے ذریعہ، تو مذکورہ میدانوں کے مالکان پانی کے قدیم راستے کے بارے میں کچھ بھی ایجاد نہیں کر سکتے ہیں. لہٰذا جس کے پاس بالائی زمین یں ہوں وہ پانی کا رخ تبدیل نہیں کر سکتا، یا تو اسے کسی اور طریقے سے موڑ کر، یا اسے زیادہ تیز تر بنا کر، یا نچلی زمینوں کے مالک کے تعصب کے مطابق اس میں کوئی اور تبدیلی نہیں کر سکتا........................

فاضل مصنف نے اس نکتے پر پرانے انگریزی واقعات پر بحث کے بعد کہا ہے کہ عام قانون قدرتی راستوں کے ساتھ بارش کے پانی کے بہاؤ کو اپنے اصولوں میں سے ایک سمجھتا ہے اور اس کے تحت سطحی پانی کو مشترکہ دشمن کے طور پر لڑنے کا کوئی عام حق نہیں ہے۔ اس کے بعد مصنف نے مشاہدہ کیا ہے:

انہوں نے کہا کہ اس کے حوالے سے تمام جائز اقدامات انتہائی محدود حدود میں محدود ہیں جن کی ابھی تک مکمل وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اور عام طور پر یہ کہنا کہ ایسا پانی ایک مشترکہ دشمن ہے، یا یہ کہ مشترکہ قانون کے مطابق اس سے لڑنے کا حق ہے، گمراہ کن کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا"، (صفحہ 2590)۔

امریکن سلیٹ کورٹس کی متعدد مثالوں پر بحث کرنے کے بعد جھوٹ نے نشاندہی کی ہے کہ مشترکہ دشمن کا نظریہ بہت حالیہ ہے جس کا انہوں نے صفحہ 2591 پر مشاہدہ کیا ہے:

"یہ کہ سطحی پانی ایک مشترکہ دشمن نہیں ہے، اور یہ کہ زمین دار کی رضامندی کے مطابق اس سے لڑنے کا کوئی حق نہیں ہے، ان اصولوں سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے جو پہلے ہی بیان کیے جا چکے ہیں."

لہٰذا ہمیں دریائی زمینوں سے متعلق معاملوں اور موجودہ جیسے معاملوں کے درمیان فرق کرنا چاہیے۔ لیکن جیسا کہ نیلو کے معاملے میں نشاندہی کی گئی ہے کہ دریا کے مالک کا واحد حق یہ ہوسکتا ہے کہ وہ غیر معمولی سیلاب سے خود کو محفوظ رکھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے قدرتی راستے کے ساتھ ندی کے بہاؤ کو روکنے کا حق دار نہیں ہوگا۔ ہم اس بات کو دہرا سکتے ہیں کہ یہاں یہ نتیجہ یہ ہے کہ مدعا علیہان 1 اور 2 جس سیلاب سے خود کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ غیر معمولی قسم کا نہیں ہے۔ لہٰذا ان حالات میں ان کے ذریعے تعمیر کیے گئے بند اور ان کے ذریعے کھودی گئی خندقوں کو ایک غلط عمل قرار دیا جانا چاہیے جس سے مدعی کو

اس کے دعوے کے مطابق ریلیف مل سکے۔ان وجوہات کی بنا پر ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ماتحت جج کے فیصلے کو بحال کرتے ہیں۔تمام اخراجات مدعا علیہان اور جواب دہندگان برداشت کریں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔



Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document